بلی
کے خواب
میں چھیچھڑے
از قلم
شیخ القرآن استاذ العلماء حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی

بلی کے خواب میں چھیچھڑے
از قلم
شیخ القرآن استاذ العلماء حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی

نام کتاب — بلی کے خواب میں چھیچھڑے

ازقلم — فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

کمپوزنگ — ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

تعداد — 1100

سن اشاعت — 15 جولائی 2010ء

صفحات — 112

ہدیہ — 70 روپے

## ملنے کے پتے

جلالیہ صراط مستقیم گجرات / مکتبہ فیضان مدینہ گھکھڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
مکتبہ فیضان مدینہ سرائے عالمگیر / مکتبہ فیضان اولیاء کاموںکی
نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور / نیو منہاج سی ڈی سنٹر لاہور
کرمانوالہ بک شاپ اردو بازار [illegible]
صراط مستقیم پبلی کیشنز 6,5 مرکز الاویس [illegible]
اویسی بک سٹال [illegible]
[illegible]

مزے لے لے کر غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور اصل عبارت کے الفاظ بھی بدل دیئے ہیں تا کہ بے ایمانی میں کسر نہ رہ جائے، حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ جہاں بھی وہ نوجوان بری نیت سے گیا حضرت رضا علی صاحب علیہ الرحمۃ کی چھتری اور عصا کو موجود پایا اور وہ زنا سے بچ گیا۔

بتائیے...... اس میں کون سے حجروں میں مجرے ہیں؟ شاید ملاں جی کو رنج ہوا کہ وہ نوجوان مسلمان گناہ سے کیوں بچ گیا۔

## بانی بریلویت کی ضد اور شرارت:

دھو کے شاہ لکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر (۵،۶) سال تھی کہ کنجریوں کو دیکھ کر کرتے کا دامن منہ پر ڈال کر ان کے سامنے ننگا ہو جاتا تھا۔ استاد کے اصرار کے باوجود الف ل نہ کہا اور اسے استاد کہتا تھا کہ تو بندہ ہے یا جن۔

جواب...... یہ مولوی عبدالکریم کی اپنی خبیث ذہنیت ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کو یہ لکھ رہا ہے کہ وہ کنجریوں کو دیکھ کر ننگا ہو جاتا تھا حالانکہ یہ صرف ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کمسنی میں (۴،۵) سال کی عمر میں لمبا کرتا پہنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے کہ اتفاقاً بازاری عورتیں اس طرف سے گزریں مگر اعلیٰ حضرت نے کمال شرم وحیا سے اپنے کرتے کا دامن اٹھا کر آنکھوں پر ڈال لیا اور ان کو دیکھنا پسند نہ فرمایا، پھر کنجریوں نے اعتراض کیا کہ واہ جو چیز چھپانے کی ہے وہ کھول رہے ہو اور آنکھیں چھپا رہے ہو، اعلیٰ حضرت نے ایام کمسنی میں جواب دیا کہ "ہاں پہلے نظر بہکتی ہے پھر نفس بہکتا ہے میں نے اس لیے آنکھوں پر کپڑا ڈال لیا کہ کچھ نظر ہی نہ آئے" یہ واقعہ ہے مگر دھوکے شاہ اپنے

عناد سے مجبور ہو کر غلط رنگ میں پیش کر رہا ہے اور رتی بھر شرم وحیا محسوس نہیں کرتا۔ نیز

دھوکہ شاہ نے ایک واقعہ الف ل پڑھنے کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ واقعہ الف ل کا نہیں۔ لام

الف پڑھنے کا ہے مگر بے ایمانی ہر وقت دھوکہ شاہ کے ساتھ موجود ہے اعلیٰ حضرت نے

فرمایا یہ تو پڑھ چکے ہیں۔ وہ تھانوی و گنگوہی کی طرح کند ذہن تو تھے نہیں کہ ایک سبق بار

بار پڑھتے رہتے اور یاد ہی نہ کرتے۔ باقی رہا اعلیٰ حضرت کے استاد انہیں کہتے تھے کہ تم

جن ہو تو وہ یوں ہے کہ جب اعلیٰ حضرت کے استاد صاحب محترم آپ کو سبق دیتے تو

آپ یاد کر کے سنا دیتے تو اس حیرت انگیز ذہانت کو دیکھ کر ایک روز استاد صاحب

فرمانے لگے "احمد میاں" "تم یہ تو کہو، تم آدمی ہو یا جن مجھے پڑھانے میں دیر لگتی ہے، تم کو

یاد کرنے میں دیر نہیں لگتی۔" بتایئے ایسا کہنے میں کونسی خرابی ہے؟ دیوبندی مولوی قاسم

نانوتوی کے متعلق تمہارا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ "وہ شخص ایک مقرب فرشتہ تھا جو انسانوں میں

ظاہر کیا گیا"۔ (ارواح ثلاثہ)

رضوی ڈھول زنانخانے میں:

بھگوڑے شاہ اور دھوکے شاہ نے لکھا ہے کہ:

احمد رضا اکثر زنان خانے میں رہتا تھا حتیٰ کہ خطوط اور فتویٰ بھی لکھتا تھا۔

جواب...... اگر بغض وعناد سے دل جل نہ گیا ہو تو بتائے اس پر کیا اعتراض ہے؟ اپنے گھر

میں خطوط ہر آدمی لکھتا ہے، ہر مسلمان اپنے گھر میں زنان خانہ میں جہاں گھر کی عورتیں

رہتی ہیں نماز بھی پڑھتا ہے، قرآن عظیم کی تلاوت بھی کرتا ہے، اس میں کیا خرابی ہیں،

کہیں دھوکہ شاہ نے یہ تو نہیں سمجھ لیا کہ وہ دیوبندیوں کے زنان خانے میں خطوط اور فتویٰ

پھل فروٹ اور دیگر سامان کے علاوہ فرنی کے پیالے بھی چنے ہوئے ہیں۔

سخت گرمی ہے، بوجہ گرمی لوگوں کا برا حال ہے ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد وقت افطار ہو جائے تا کہ روزہ افطار کیا جائے، یکا یک بچہ کے والد اپنے بچہ کو لے کر اس کمرے میں جاتے ہیں اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے ہیں پھر ایک فرنی کا پیالہ اٹھا کر اپنے بیٹے کی طرف بڑھاتے ہیں اور امتحاناً کہتے ہیں۔لو! اسے کھا لو، بچہ حیران ہو کر عرض کرتا ہے"ابا حضور: میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں اس پر والد صاحب نے کہا میاں کھا بھی لو، بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، میں نے دروزاہ بند کر دیا ہے اب کوئی دیکھنے والا نہیں، لو جلدی سے کھا لو" یہ سن کر بچہ نے ادب سے عرض کیا، ابا حضور جس کے حکم پر روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے بچہ کا یہ جواب سن کر والد کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا، فرط مسرت میں اپنے ہونہار فرزند کو گلے لگا لیا، سینے سے چمٹا لیا اور پیار کرتے ہوئے باہر لے آئے اور پھر اوقات کار کے مطابق بچے اور سب نے روزہ افطار کیا۔

یہ بچہ کون تھا (نہایت خوشی سے کہہ دو احمد رضا) ۵،۶ برس کی عمر کا لڑکا اپنے گھر سے باہر کسی کام سے نکلا، ایک بڑا کرتا زیب تن کیے یہ بچہ خراماں خراماں جا رہا ہے کہ سامنے سے چند زنان بازاری (طوائف) کا گزر ہوا، بچہ نے جب ان کو دیکھا تو کرتے کے دامن سے اپنا منہ چھپا لیا، بچے کی یہ حرکت دیکھ کر ان میں سے ایک نے طنزاً کہا "میاں ستر کی تو خبر لو" بچہ نے جب سنا تو منہ چھپائے چھپائے ہی برجستہ جواب دیا "نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے، دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے"

بچہ کا جواب سن کر زن بازاری شرمندہ و لاجواب ہو گئی اور اپنا راستہ لیا، سننے والے بھی کی اس ذہانت اور حاضر جوابی سے دنگ رہ گئے، یہ بچہ کون تھا (احمد رضا)۔